بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت میں ملتا ہے کہ آپ بہت خرچ کرنے والے تھے جس کی وجہ سے آپ کو اکثر قرض بھی لینا پڑتا تھا۔ ایک موقع پر قرض دینے والے آپ کو قرض واپس لینے کیلئے بہت تنگ کر رہے تھے۔ رسول اللہ صلعم کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے حضرت معاذ کو بلایا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے قرض دینے والوں سے فرمایا کہ قرض میں سے جو شخص اپنا حصہ نہ لیگا خدا اس پر رحم کریگا۔

رسول اللہ صلعم کی نصیحت کے بعد بعض نے قرض معاف کر دیا لیکن اوروں کا مطالبہ قائم رہا۔ رسول اللہ صلعم نے حضرت معاذ کی تمام جائیداد قرض داروں میں تقسیم کر دی۔ اس پر بھی قرض پورا ادا نہیں ہوا۔ قرض داروں نے پورے قرض کا مطالبہ کیا۔ رسول اللہ صلعم نے ان سے فرمایا کہ ابھی چھوڑ دو۔ اور کچھ نہیں ہے۔

اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے حضرت معاذ کو یمن بھیجا اور فرمایا کہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کوئی سامان کر دے جس سے تمہارا قرض ادا ہو جائیگا۔ اس موقع پر رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم پر بہت قرض ہے۔ اس لئے اگر کوئی تحفہ دے تو اسے قبول کر لینا۔ یعنی رسول اللہ صلعم کا امیر ہونے کے باعث اگر کوئی تحفہ ملے تو تمہیں اسے قبول کرنے اور استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ اس اجازت کی وجہ سے اور بیت المال کی دولت کی تجارت کے باعث آپ نے اپنا قرض اتار لیا۔

مختلف روایات میں ان نصائح کا ذکر ہے جو رسول اللہ صلعم نے حضرت معاذ کو اس موقع پر ارشاد فرمائیں۔ ایک روایت میں ذکر ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اے معاذ، ممکن ہے کہ آئندہ سال تمہاری مجھ سے ملاقات نہ ہو اور تم میری قبر کے پاس سے گزرو۔ اس پر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ اس پر رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لوگوں میں سے میرے نزدیک وہ ہیں جو متقی ہیں۔ چاہے وہ

کوئی بھی ہوں یا کہیں بھی ہوں۔ ایک موقع پر رسول اللہ صلعم نے آپ سے فرمایا کہ ناز و نعم کی زندگی اختیار کرنے سے بچو کیونکہ اللہ کے بندے ناز و نعم والی زندگی اختیار نہیں کرتے۔

ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے حضرت معاذ سے فرمایا کہ تم عنقریب اہل کتاب لوگوں کے پاس جاؤ گے۔ انہیں دعوت دو کہ وہ شہادت دیں کہ اللہ ایک ہے اور محمد صلعم اللہ کے رسول ہیں۔ اگر وہ یہ بات مان لیں تو انہیں ۵ نمازوں کے متعلق بتاؤ۔ اگر مان لیں تو صدقہ کے متعلق بتاؤ۔ اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ان کے عمدہ مال صدقہ میں نہ لینا اور مظلوم کی پکار سے بچنا کیونکہ اس کی آہ اور اللہ کے درمیان کوئی روک نہیں ہوتی۔

رسول اللہ صلعم نے آپ کو آخری نصیحت یہ فرمائی کہ لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مسلمانوں کو اپنی حالت پر غور کرنا چاہئے کہ کیا وہ اس پر عمل کر رہے ہیں۔ وہ عید میلاد النبی مناتے ہیں حالانکہ اصل میلاد تو ایسے منانا چاہئے کہ رسول اللہ صلعم کے سیکھائے ہوئے اخلاق اور آپ کی تعلیم پر عمل کریں۔

حضرت معاذ کی خشیتِ الٰہی کا اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے کہ جب وفات کا وقت قریب آیا تو آپ رونے لگے۔ لوگوں نے کہا کہ آپ کیوں روتے ہیں جبکہ آپ تو رسول اللہ صلعم کے ساتھی ہیں۔ حضرت معاذ نے فرمایا کہ میں مرنے کے غم یا دنیا کو پیچھے چھوڑنے کے غم کی وجہ سے نہیں رو رہا۔ میری رونے کی وجہ یہ ہے کہ دو گروہ ہوں گے یعنی ایک جنتیوں کا اور ایک دوزخیوں کا۔ میں نہیں جانتا کہ میں کس گروہ میں اٹھایا جاؤنگا۔ آپ ۱۸ ہجری میں تقریباً ۳۸ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر فرمایا۔ ہجرتِ مدینہ کے وقت آپ کی عمر تقریبا ۴۰ سال تھی۔ آپ بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے۔ آپ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔